REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
بجز یکشنبہ
فی پرچہ ۱۰ آنے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

الفضل ربوہ

۱۸ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۸ تبوک ۱۳۴۱ھش | ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۱۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر ابتلاء بھی آئیں

ابتلاؤں کے ذریعہ رضا بالقضا اور صبر کی قوت بڑھتی ہے

"اللہ تعالےٰ چاہتا تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا۔ مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں کہ اس پر بعض عجیب وغریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک ہم و غم کی بھی حالت ہے ان اختلاف حالات اور تغیر و تبدیل اوقات سے اللہ تعالےٰ کی عجیب در عجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر دنیا بیک دستور ماندے ❊ بسا اسرار ہا مستور ماندے

جن لوگوں کو کوئی ہم و غم دنیا میں نہیں پہنچتا اور جو بجائے خود اپنے آپ کو بڑے ہی خوش قسمت اور خوشحال سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور نا آشنا رہتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مدرسوں میں سلسلہ تعلیم کے ساتھ یہ بھی لازمی رکھا گیا ہے کہ ایک خاص وقت تک لڑکے ورزش بھی کریں۔ اس ورزش اور قواعد وغیرہ سے جو سکھائی جاتی ہے سررشتہ تعلیم کے افسروں کا یہ منشاء تو ہو نہیں سکتا۔ کہ ان کو کسی لڑائی کے لئے تیار کیا جاتا ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اعضاء جو حرکت کو چاہتے ہیں اگر ان کو بالکل بے کار چھوڑ دیا جائے تو پھر ان کی طاقتیں زائل اور ضائع ہو جاویں اور اس طرح پر اس کو پورا کیا جاتا ہے۔ بظاہر ورزش کرنے سے اعضا کو تکلیف اور کسی قدر تکان ان کی پرورش اور صحت کا موجب ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح پر ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے تاکہ تکمیل ہو جائے اس لئے اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے۔ اس سے اس کی رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں جس شخص کو خدا پر یقین نہیں ہوتا اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی تکلیف پہنچنے پر گھبرا جاتا ہے اور وہ خودکشی میں آرام دیکھتا ہے مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر اس قسم کے ابتلا آویں تاکہ اللہ تعالےٰ پر اس کا یقین بڑھے۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نخلہ

نخلہ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء بوقت دس بجے صبح

پرسوں صبح حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ کل طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں:- "میرا تجربہ ہے کہ سکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں۔ دراصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے اور ہر مرکز میں چندہ عام کی رسید کے ساتھ اس چندہ کے متعلق رپورٹ ہونی چاہیئے جس سے معلوم ہو کہ اس بارہ میں کیا کوشش کی گئی ہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

لہٰذا تمام سیکرٹریان مال سے التماس ہے کہ آئندہ ہر ماہ یہ رپورٹ بھجوائی جائے۔ ناظر بیت المال ربوہ

جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

جماعت احمدیہ کے متعلق جو غلط فہمیاں مخالفین کی طرف سے پھیلائی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق احباب جماعت مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کو مطلع فرمائیں۔ جو جو غلط فہمیاں علم میں آتی [illegible]۔ احباب براہ راست فوری طور پر محترم شمس صاحب کو ان کی اطلاع بھجواتے رہیں۔

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ

اے مومنو! اعلیٰ درجہ کی نیکیوں میں ایک دوسرے سے تعاون کیا کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"وقف جدید کی تحریک بھی ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اسے کامیاب بنانے کی پوری کوشش کرو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو اور دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو انشاء اللہ بہت جلد دنیا میں ہر جگہ اسلام کا جھنڈا اونچا ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

ناظم مال وقف جدید

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی-اے، ایل ایل-بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء

سادہ زندگی امیر و غریب کے امتیاز کو مٹاتی ہے

"سادہ زندگی" کے فوائد کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہتا ہے۔" (الفضل ۲/۳۴ء)

پھر آپ نے فرمایا:۔

"اور یہ جو سادہ زندگی کی تحریک میں نے تحریک جدید کے سلسلہ میں کی تھی اس کا ایک حصہ مذہبی سیاست سے تعلق رکھتا ہے یعنی اس زمانہ میں چونکہ اسلامی حکومت نہیں ہے اس لئے وہ مساوات جسے حکومتیں ہی قائم کر سکتی ہیں اس زمانہ میں قائم نہیں ہو سکتی اور آج کل مسلمان بھی امیر و غریب میں ویسا ہی امتیاز کرنے لگے ہیں جیسے ہندو یا عیسائی کرتے ہیں لہٰذا اس کی اصلاح بھی مقصود ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۵/۱۱/۳۸ء الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۷۲)

پھر آپ نے فرمایا ہے کہ

"سادہ زندگی اختیار کرنے کی تحریک گو حکم نہیں لیکن بعض حالات میں قرآن کریم کا حکم ہے کہ واما بنعمۃ ربک فحدث اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت ملے تو انسان کے بدن پر بھی اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیئے۔ مگر آج اسلام کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے اسلام کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے۔ اسلام کی خدمت کا احساس ہے ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں اور ایسا بنائیں کہ زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کرنے کے قابل ہو سکیں اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں جس کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔"

(خطبہ جمعہ ۱۲/۴/۴۴ء)

ان حوالہ جات سے معلوم ہو جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے لئے "سادہ زندگی" کے اصولوں پر عمل کرنا اس لئے بھی ضروری ہے تاکہ ارکان جماعت میں امیر و غریب کا امتیاز مٹ جائے۔ اگر غریب و امیر کھانے اور پہننے میں سادگی اختیار کریں گے تو لازماً ان میں یکسانی پیدا ہو گی اور اسلام کے اصول مساوات کو اس سے بڑی تقویت پہنچے گی۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا ہے بے شک

"اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے اس میں غریبوں کا امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے کیونکہ وہ جو کچھ جمع کریں گے اپنی ضرورت کے لئے کریں گے اور اسی طرح امراء کو بھی اس سے فائدہ ہے۔ اگر کوئی مصیبت کا وقت آ جائے تو اسی وقت پس انداز کیا ہوا سرمایہ انکے کام آئے گا۔"

(خطبہ جمعہ ۲۵/۱۱/۳۸ء الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۷۲)

غریبوں کا فائدہ تو ظاہر ہی ہے اگر وہ معمولی غذا پیٹ بھر کر کھائیں اور موٹا جھوٹا پہنیں تو یقیناً وہ کچھ نہ کچھ پس انداز کر سکتے ہیں اور امیر لوگ اگر سادہ زندگی ان اصولوں کے مطابق اختیار کر سکیں تو وہ بہت سا روپیہ بچا سکتے ہیں جس میں سے وہ اپنی وقتی ضروریات بھی پوری کر سکتے ہیں اور جماعتی کاموں کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ چندہ دے سکتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ آج کی دنیا میں روپیہ کے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں پا سکتا ایک زمانہ تھا جب اسلامی مبلغ درویش لوگ ہوتے تھے وہ گھر سے ایک بوریا اور ایک کمبل لے کر نکل پڑتے تھے اور اپنے وطنوں سے دور جہاں ان کی جان پہچان بھی نہیں ہوتی تھی بلا روک ٹوک چلے جاتے تھے اور کسی جنگل اور صحرا میں بیٹھ کر اپنا کام شروع کر دیتے تھے۔ اگر تبلیغ اسلام کی تاریخ لکھی جائے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ کتنے ہی ایسے درویش ہیں جنہوں نے اس طرح "صفر" سرمائے کے ساتھ تبلیغی کام شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے خلق خدا کا ایک ہجوم ان کے گرد جمع ہو گیا۔ غیر لوگوں میں جن کی زبان تک سے ناآشنا ہوتے تھے ان سے فیض پاتے تھے اس طرح مغرب سے لیکر مشرق تک اور شمال سے لیکر جنوب تک اسلام پھیلتا چلا گیا۔ الغرض یہ ایسا زمانہ تھا کہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ بھی چوکھا دے۔ جو کام ان بے سروسامان درویشوں نے کیا ہے اس کی نظیر کسی مذہب کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

مگر آج وہ زمانہ نہیں رہا۔ آج کوئی ایک ملک کا رہنے والا بغیر پاسپورٹ اور ویزا کے دوسرے ملک میں داخل نہیں ہو سکتا اور پھر ہر ملک میں داخلہ کے لئے مختلف شرائط مالی وغیرہ لگا رکھی ہیں۔ نہ اب کوئی ایسا ذریعہ الامان ما شاء اللہ باقی ہے کہ انسان بغیر پیسہ کے چند دن کہیں گذار سکے نہ اب وہ مہمان نوازی رہی ہے اور نہ رزق حاصل کرنے میں وہ سہولتیں ہی باقی ہیں بلکہ اب جتنا زیادہ روپیہ ہو گا اتنا ہی کام بھی زیادہ ہو گا۔ پہلے نہ اخبارات تھے اور نہ پمفلٹوں اور کتابوں یا دیگر لٹریچر کی ضرورت تھی۔ صرف مجلس ارشاد سے ہی کام چل جاتا تھا مگر آج نشر و اشاعت کیلئے چپہ چپہ پر اخراجات درکار ہیں۔

آپ ذرا عیسائی مشنوں اور اداروں کو دیکھیں کتنا روپیہ پانی کی طرح بہایا جاتا ہے بے شک بعض پادریوں نے اس زمانے میں بھی کمال جرأت کا اظہار کیا ہے اور بڑی ہمت سے کام لیا ہے اور ایسے مقامات میں جا جا کر کام کیا ہے کہ آج بھی کوئی معمولی انسان ایسا نہیں کر سکتا تاہم ایسے واقعات غیر معمولی حیثیت رکھتے ہیں۔ آخر ان لوگوں کو بھی مالداروں کی مدد لینی پڑتی ہے۔ ذاتی جرأت اور دلیری ایک الگ امر ہے۔ مگر زمانہ موجودہ کی ضروریات بغیر پیسہ کے پوری نہیں ہو سکتیں اور عیسائی ملک کروڑوں اربوں روپیہ سالانہ تبلیغ و اشاعت پر خرچ کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کے ذرائع آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہیں۔ اور یہ بات کم اہمیت نہیں رکھتی کہ جماعتِ احمدیہ نے اپنی بے بضاعتی کے باوجود تبلیغ و اشاعت دین کا عظیم جہاد کیا ہے اور ہمارے مبلغین اکثر نہایت کفوڑ گزارا لیکر مغربی ایسے امیر ملکوں میں عملاً درویشوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں تاہم ابھی وہی عالم ہے کہ ع

عالم ہمہ افسانہ ما دارد و ما ہیچ

تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کی دھوم مچی ہوئی ہے خود ہمارے مخالفوں کو بھی ان سرگرمیوں کی تعریفیں کرنی پڑی ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ کام کے مقابلہ میں سمندر کے مقابلہ میں قطرہ کی مثال ہے۔ آج شرک و الحاد کا سمندر ہر طرف ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور ہم ایک ٹوٹی ہوئی کشتی لیکر اس کے مقابلہ میں نکلے ہوئے ہیں کہ دنیا کو صحیح و سلامت لیکر اس بحر زخار سے نکال کر کنار عافیت پر لگا دیں۔ العجب۔

یہ کام ہے جو جماعت احمدیہ نے اپنی خوشی سے اپنے ذمہ لے رکھا ہے یہ سوال ہے کہ کیا ایسی حالت میں ترلقے اور زربفت کے لبادے ہمیں اچھے لگ سکتے ہیں۔ کیا یہ ترلقے اور زربفت کے لبادے ایسی حالت میں ہمارے لئے زہر اور سانپوں کا حکم نہیں رکھتے۔ جب جنگل کے جنگل کو آگ لگی ہوئی ہو تو کون ہے جو اس وقت کھانے بیٹھے گا اور قیمتی لباس زیب تن کرنے کا خیال بھی دل میں لائے گا وہ تو بے بس ہو جائیگا اور آگ بجھانے کے لئے دوڑ پڑے گا۔ اس وقت وہ اپنی پوزیشن کو بھی بھول جائے گا اور امیر غریبوں سے مل کر آگ بجھانے میں لگ جائیں گے۔ آج جماعت احمدیہ کیلئے وہی زمانہ ہے وہی وقت ہے کہ امیر و غریب کی تفریق قطعاً مٹ جانی چاہیئے۔ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے جس سے اسلامی مساوات کو ضرر پہنچے اور امیر و غریب کے درمیان خلیج وسیع ہو۔ اس لئے امیر و غریب کے لئے سادہ زندگی کے اصولوں کی پابندی لازمی ہے اور خواہ کوئی امیر ہو یا غریب اپنی حیثیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ بچت کر کے اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے دے۔ الغرض جماعت کے افراد کا کھانا پینا رہن سہن اور طرز زندگی اور تعلیم و تربیت میں مساوات پیدا کرنے کیلئے "سادہ زندگی" اختیار کرنا ریڑھ کی ہڈی ہے۔

یہ درست ہے کہ احباب حتی الوسع ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ جماعت میں ایسا عنصر بھی موجود ہے جو تبرج جاہلیہ کو ہوا دیتا ہے ان کی روک تھام ضروری ہے۔ اور یہ جماعتوں کے امراء اور دیگر عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ اپنی مثال اور اپنے اختیارات کے استعمال سے ایسے عنصر کو دبائیں تاکہ جماعت میں یکسانی معاشرہ پیدا ہو اور جماعت اپنے فرائض کو بھی حتی الوسع زیادہ سے زیادہ موثر طریق سے ادا کرنے کے قابل ہو۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مورخہ ۱۳ تا ۱۵ جولائی کو بُوراما میں عیسائیوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کینیا، یوگنڈا، ٹانگانیکا، نیاسالینڈ اور روڈیشیا کے عیسائی پادریوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر بالخصوص تشویش کا اظہار کیا گیا اور اسے عیسائیت کی ترقی میں ایک اہم روک قرار دیا گیا۔

مشرقی افریقہ میں تبلیغِ اسلام

۔ نو سو میل کا سفر ۔ متعدد پادریوں اور دیگر افراد سے ملاقاتیں

۔ لٹریچر کی وسیع تقسیم ۔ سات افراد کا قبولِ اسلام

از مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق۔ مبلغ ٹانگانیکا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

اس ماہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے ۹۶ میل کا سفر کر کے ۶ دیہات میں ۷۸ افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ ۶۰۰ پمفلٹ تقسیم کئے۔ پچاس شلنگ کا لٹریچر قیمتاً فروخت کیا۔ جن افراد تک آپ نے پیغام حق پہنچایا ان میں منذیر قانون کے بھائی اور ایک با اثر عیسائی سابق پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کونسل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس دورہ میں آپ کے ذریعہ تین افراد کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق ملی۔

خاکسار کو بھی اس ماہ اللہ تعالیٰ نے ٹانگانیکا کی مختلف جماعتوں اور علاقوں کا دورہ کرنے کی توفیق دی۔ اس دورہ میں متعدد ہندوؤں، سکھوں، مسلمانوں، عیسائیوں اور عیسائی پادریوں کو تبلیغ کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ علاقوں کے لیڈر اصحاب (مجسٹریٹ) سے ملاقاتیں کیں اور ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ چار لیکچر دیئے۔ دو افریقنوں نے احمدیت قبول کی۔ قریباً ۸ سو میل کا سفر کیا۔ اور چار ہزار پمفلٹ تقسیم کئے۔

مجموعی طور پر اس ماہ سات افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں برکت دے اور انہیں ثابت قدمی کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق دے۔ اور ان کے ذریعہ بے شمار روحیں حقیقی اسلام کو قبول کر کے اپنی روحانی پیاس بجھا سکیں۔ آمین
اب رپورٹ کا خلاصہ کسی قدر معین رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔

تبلیغ و تقسیم لٹریچر

اس ماہ دو اسمٰعیلی طلباء ہمارے مشن ہاؤس میں آئے۔ ان سے خنزیر کے گوشت کی حرمت کے بارہ میں طویل گفتگو ہوئی۔ ان کا اعتراض تھا کہ اسلام نے کیوں اس کی ممانعت کی ہے۔ ہمارے مشنری انچارج مکرم مولانا محمد منور صاحب نے اس موضوع پر علمی رنگ میں روشنی ڈالی۔ عمومی رنگ میں بھی ان سے مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ بعد میں انہوں نے خود مجھ سے بیان کیا کہ آج ہمارا ارادہ سینما جانے کا تھا لیکن آپ کی پُر اثر مذہبی گفتگو کے بعد ہم نے سینما جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اگلے روز پھر میں نے ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور قرآن کریم کی فضیلت پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اسمٰعیلی حضرات قرآنی شریعت اس زمانہ میں کالعدم مانتے ہیں۔ لیکن اس گفتگو کے بعد انہوں نے قرآن کریم کے مطالعہ کا بہت شوق ظاہر کیا۔ اور کہا کہ ہم انگریزی ترجمۃ القرآن کا مطالعہ کریں گے۔ یہ طلباء مورو گورو میں آغاخان سکول کے طالب علم تھے۔ میں نے ان کو لٹریچر بھی دیا۔ جسے انہوں نے شوق سے لیا اور بالاستیعاب پڑھنے کا وعدہ کیا۔

ایک افریقن شیخ ہمارے مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ مکرم مشنری انچارج صاحب اور میں نے ان سے تبادلہ خیالات کیے۔ مکرم مولانا منور احمد صاحب مشنری انچارج نے انہیں لٹریچر بھی دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ احمدیت سے بہت متاثر ہیں۔ اسی طرح کیرالہ سٹیٹ کے ایک دوست سے ملاقات ہوئی اور لٹریچر دیا۔ ایک افریقن دوست بھی آئے ان کو اسلام کی تبلیغ کی گئی۔

اس ماہ کینیا کی Manyani جیل میں سواحیلی ترجمۃ القرآن اور لٹریچر بھجوایا گیا۔ دس قیدی اسلامی کتب کا شوق سے مطالعہ کر رہے ہیں۔

اس ماہ جب دورہ کرتے ہوئے خاکسار مورو گورو پہنچا جو دار السلام سے ۱۲۱ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تو وہاں واچ ٹاور کے دو پادریوں سے ابن اللہ کے موضوع پر گفتگو کی۔ میں نے انہیں کہا کہ حضرت مسیح کے سوانح حیات کے مطالعہ سے ایک عام شخص صرف اس قدر محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک بزرگ انسان تھے ایک چلتے پھرتے کھاتے پیتے گوشت پوست کے بنے ہوئے انسان کو خدا یا خدا کا بیٹا قرار دینا قطعاً قرین قیاس نہیں۔ لیکن پھر بھی میں آپ کے دلائل کو اگر آپ کے پاس ہیں پوری توجہ سے سننے کے لئے تیار ہوں مگر وہ ایسے دلائل منطقی لحاظ سے دلائل کہلانے کے مستحق ہوں۔ محض یہ کہنا کہ انجیل میں یوں لکھا ہے کوئی دلیل نہیں۔ جب تک وہ دلائل عقل اور مشاہدہ کی کسوٹی پر پرکھے نہ جائیں انہیں قبول کر لینا محال ہے۔ مختلف دلائل میں سے جس دلیل پر انہیں سب سے زیادہ ناز تھا۔ وہ مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ بغیر باپ کے پیدا ہونا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ مگر حضرت مسیح بغیر باپ پیدا ہوئے۔ اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ آپ مادی قوانین قدرت سے بالا تھے۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ آپ خدا کے بیٹے تھے۔ میں نے انہیں کہا کہ یہ محض آپ کا دعویٰ ہے کہ بن باپ پیدائش قانون قدرت کے خلاف ہے۔ آج کل میڈیکل سائنس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ بعض انسانوں میں نر و مادہ دونوں کی خصوصیات ہوتی ہیں۔ گو یہ چیز بہت عام نہیں مگر ہے ضرور۔ اور یہ قانون نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں اور نباتات تک وسیع ہے اس قسم کے انسان، حیوان یا نباتات کو میڈیکل اصطلاح میں Hermophrodite کہتے ہیں۔ میں نے انگریزی ڈکشنری سے یہ لفظ ان کو نکال کر دکھایا۔ چند سیکنڈ اس لفظ کو گھور گھور کر دیکھنے کے بعد جب انہوں نے سر اٹھایا۔ تو میں نے کہا کہ آج کے علمی دور میں اگر کوئی شخص بن باپ پیدائش کو خلاف قانون قدرت قرار دیتا ہے۔ تو وہ خود اپنا مضحکہ اڑاتا ہے۔ پس آپ کی یہ دلیل رد ہو گئی۔ میں ہمہ تن گوش ہوں آپ کوئی اور دلیل پیش کریں۔ مگر وہ سوائے کھسیانی ہنسی کے اور کچھ پیش نہ کر سکے۔ چند لمحات ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کے بعد یہ کہہ کر چلے گئے۔ کہ ہم By The way ادھر آ نکلے تھے۔ ہم اس موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے کل باقاعدہ تیار ہو کر آئیں گے۔ مگر وہ ابھی تک تیار نہیں ہو سکے۔

اسی طرح تین اور عیسائی حضرات سے گفتگو ہوئی۔ یہ صاحبان مورو گورو میں پوسٹ میں ملازم ہیں۔ مورو گورو میں ایک سکول ٹیچر سے ملاقات کی۔ اور ان سے دعا کے متعلق دیر تک گفتگو ہوئی۔ جس سے وہ بہت متاثر ہوئے اور اگلے دن دوپہر کے کھانے پر مجھے مدعو کیا۔ انہوں نے اپنے ایک سکھ دوست کو بھی بلایا ہوا تھا۔ اور میرے ساتھ مکرم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار بھی مدعو تھے۔ کھانے کے بعد ہمارے میزبان کہنے لگے کہ میں نے یہ تقریب اس غرض کے لئے پیدا کی ہے کہ ہم احمدیت کے متعلق آپ سے بالتفصیل معلومات حاصل کریں۔ اس پر خاکسار نے ان سے مسلسل اڑھائی تین گھنٹے تک گفتگو کی اور قرآن کریم، احادیث، سکھ کتب اور

اگر محبتِ یزداں نہیں تو کچھ بھی نہیں

امینِ فقر مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں
کہ عشق سوختہ ساماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

ترے ایاغ کی گردش ہے غم رُبا لیکن
حریفِ گردشِ دوراں نہیں تو کچھ بھی نہیں

ملی ہے تجھ کو جو اجداد سے مسلمانی
اگر شرارۂ ایماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

چراغِ فلسفہ روشن بھی کر لیا تو کیا
اگر بصیرتِ قرآں نہیں تو کچھ بھی نہیں

کلی نے سینہ بھی کھولا تو فائدہ کیا ہے؟
شعاعِ مہرِ درخشاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہوا تو بندۂ رحمٰں تو دو جہاں تیرے
اگر تو بندۂ رحمٰں نہیں تو کچھ بھی نہیں

نجات کیلئے کافی نہیں رکوع و سجود
شریکِ رحمتِ یزداں نہیں تو کچھ بھی نہیں

قیامِ نیم شبی - سجدۂ سحر افروز
اگر محبتِ یزداں نہیں تو کچھ بھی نہیں

سعید احمد اعجاز

دیگر مذہبی کتب کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل وضاحت سے پیش کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بتائیں جن میں سے بعض پوری ہو چکی ہیں اور بعض کا پورا ہونا ابھی باقی ہے اس گفتگو سے وہ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ آج اسلام کے متعلق ہمیں قیمتی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔

ایک اور ٹیچر سے صداقتِ احمدیت پر طویل گفتگو ہوئی۔ انہوں نے پہلے بھی ہمارا کچھ لٹریچر پڑھا ہوا تھا۔ انہوں نے مزید لٹریچر کا مطالعہ کرنے کا شوق ظاہر کیا تو میں نے انہیں دو کتابیں مطالعہ کے لئے دیں۔ یہاں کے پریذیڈنٹ مکرم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار نے تبلیغی کام میں ہر طرح سے تعاون کیا بلکہ ایک وقت اسی غرض کے لئے ڈسپنسری بند رکھی اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے اور آپ کو جزائے خیر دے۔

ٹانگانیکا میں ہندو اور سکھ بھی موجود ہیں۔ تبلیغی پروگرام میں انہیں بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا چنانچہ اسی غرض کے لئے ہم نے قادیان سے گورومکھی کی کتاب "چونویں پھل" اور "حضرت محمدؐ صاحب دا پوتر جیون" (ہندی) منگوائی ہیں۔ یہاں جس بھی ہندو یا سکھ دوست نے یہ کتب پڑھیں بہت متاثر ہوئے۔ چنانچہ موروگورو میں جب ایک سکھ دوست مہندر سنگھ صاحب سے تبادلۂ خیالات ہوا تو میں نے انہیں کتاب "چونویں پھل" بھی دکھائی جو انہوں نے قیمتاً مجھ سے لے لی۔ اگلے روز مطالعہ کے بعد انہوں نے بتایا کہ یہ کتاب بہت عمدہ طور پر لکھی گئی ہے اور جا بجا ہماری مقدس کتب کے حوالے دئیے گئے ہیں جن کو میں نے اصل کتب سے چیک کیا ہے یہ سب حوالے واقعی ٹھیک ہیں اور ہماری کتب میں پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اتنی اچھی کتاب ہے کہ میں اپنے بیوی بچوں کو بھی پڑھاؤں گا۔ ایک اور سکھ دوست نے بھی یہ کتاب خریدی۔

موروگورو میں قیام کے دوران ہمارے یہاں کے افریقن دوست شیخ صالح مبروک صاحب ایک افریقن کو لائے اور کہا کہ انہوں نے احمدیت پر کچھ لٹریچر پڑھا ہوا ہے۔ ہمارا سواحیلی اخبار بھی کبھی کبھی پڑھتے ہیں اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے آپ کے پاس آئے ہیں۔ دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ کافی دیر گفتگو کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں انشراح صدر ہو گیا اور انہوں نے بیعت فارم پُر کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پانچ دن قیام کے بعد موروگورو سے ارنگا روانہ ہوا۔ ارنگا موروگورو سے ۱۹۵ میل کے فاصلے پر ہے۔

ارنگا میں متعدد دوستوں سے ملاقات کی اور ان تک اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچایا۔ بعض لوگوں کے گھروں پر جا کر ان سے ملاقات کی اور بعض دوست خود ملنے کے لئے گھر پر آئے۔ ایک افریقن دوست جو طالب علم ہیں مجھے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ نمازِ عشاء کے بعد ان سے قریباً ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی ان پر خدا کے فضل سے گہرا اثر ہوا اور جاتی دفعہ بیعت فارم بھی لے گئے۔ اسی طرح ایک سکھ دوست گھر پر ملنے کے لئے آئے ان سے گفتگو ہوئی۔ انہوں نے آنحضرت صلعم کی سیرت بزبان ہندی خریدی۔ ایک اور سکھ دوست نے "چونویں پھل" خریدی۔

زبانی تبلیغ کے علاوہ ایک ہزار کے قریب پمفلٹ تقسیم کئے۔

یہاں چند روز قیام کے بعد ٹانگانیکا کے ایک اور شہر "ڈوڈومہ" کی طرف روانہ ہوا وہاں مختلف دوستوں سے ملاقات کی اور ان کو پیغام احمدیت پہنچایا۔ یہاں سکھوں کے گوردوارہ میں تقریر کی اور لیواسی (میجسٹریٹ) کو بھی تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ یہاں شہر میں ایک ہزار کے قریب پمفلٹ (سواحیلی) تقسیم کئے۔

ٹبورا میں ہمارے مبلغ چوہدری عنایت اللہ صاحب نے تین طلباء کو تبلیغ کی نیز مسٹر عبداللہ سیف ایگریکلچرل اسسٹنٹ اور ایک ٹیچر مسٹر ابوبکر بھی زیرِ تبلیغ رہے یہ سب دوست بفضلہ تعالیٰ سنجیدگی سے احمدیت کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح ایک احمدی طالب علم بلال علی صاحب چھٹیوں میں اپنے گھر MALYA گئے اور وہاں متعدد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ نیز ہمارے نواحمدی دوست مسٹر رمضان خلفان بھی بڑی جانفشانی سے فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں مصروف ہیں۔

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے زبانی تبلیغ کے علاوہ یک صد پمفلٹ بھی شہر میں تقسیم کئے۔ اسی طرح مکرم چوہدری صاحب موصوف نے وزیر قانون کے چھوٹے بھائی مسٹر ہارون سعیدی فنڈیکیرا کو ان کے دفتر میں جا کر دو گھنٹے تک تبلیغ کی نیز ایک عیسائی پادری عورت E. Knon سے بھی تبادلہ خیالات کیا۔ علاوہ ازیں آپ نے پولیس لائنز میں دس افراد کو تبلیغ کی اور عیسائی دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے، آپ نے انہیں پمفلٹ بھی تقسیم کئے۔

ہمارے آنریری افریقن معلم مکرم رشیدی صالح صاحب نے ۳۰۸ میل سفر کر کے مختلف دوستوں تک اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ (باقی)

انصار اللہ کیلئے

اپنے کام سے اپنی زندگی کا ثبوت دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۲ر اکتوبر ۱۹۲۳ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

"کام کرنے والی جماعت تو جس جگہ موجود ہو وہاں اس کا وجود خود بخود نمایاں ہونا شروع ہو جاتا ہے اور وہ کسی کو بتائے یا نہ بتائے ہر شخص کو محسوس ہونے لگ جاتا ہے کہ یہاں کوئی زندہ اور کام کرنے والی جماعت موجود ہے اور درحقیقت کام کرنے والی جماعت کی علامت بھی یہی ہے کہ بغیر لوگوں کو بتانے اور ان کا علم ہونے کے وہ خود بخود معلوم کر لیں کہ یہاں کوئی کام کرنے والی جماعت موجود ہے۔" (زادِ معدی صفحہ ۱۳)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا کام کیا جائے جس سے کسی مجلس یا جماعت میں مذکورہ بالا علامت پیدا ہو جائے سو واضح ہو کہ بے لوث خدمت اور ہمدردی اور خدمت کا بے پایاں جذبہ یہ نتائج پیدا کرتا ہے تمام مجالس انصار اللہ اپنے اپنے حلقہ میں اسباب کا جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے اپنے آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کا مصداق بنا لیا ہے یہ علامت پیدا کرنے کے لئے سب سے زیادہ ذمہ داری ناظمین اضلاع۔ زعماء۔ زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس پر عائد ہوتی ہے۔ جن کو اس بات کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے کہ وہ اراکین انصار اللہ کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ ان کا ہر فعل وقول اسلام اور احمدیت کا بول بالا کرنے کا موجب ہو جب ان کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے گی تو ان کے قرب وجوار میں بسنے والے دیگر لوگ ان کو ایک آسمانی لوگ خیال کریں گے اور جلد ہی سعید روحیں ان سے آ ملیں گی۔ موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے احیائے دین کا کام حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی وساطت سے جماعت احمدیہ کے ذمہ لگایا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے آپ کو اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں اس رنگ میں ڈھالیں کہ ہم میں سے ہر شخص اسلام کی جیتی جاگتی تصویر ہو۔ اس سے نہ صرف ہم اپنے لئے راہ نجات تلاش کریں گے بلکہ بے شمار دیگر مخلوق خدا کو بھی ہدایت نصیب ہوگی اور وہ انسانیت جو آج کل مادیات کے درپے ہے روحانی بن جائے گی۔ لیکن اگر ہم نے اپنی اصلاح نہ کی تو نہ صرف خود خسارہ میں رہیں گے۔ بلکہ بہتوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی حالت سے بچائے اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تقریبِ رخصتانہ و درخواست دعا

میرے بیٹے عزیزم چوہدری ظفر احمد صاحب وینس ایم۔ اے واقف زندگی پروفیسر ٹی۔ آئی کالج ربوہ کے رخصتانہ کی تقریب مورخہ ۲۰ر۸ر۶۲ کو ہمراہی عزیزہ سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ ایم اے دہلی۔ بی ٹی بنت مرحوم سید ڈاکٹر اعزاز حسین صاحب بہاری حال حیدر آباد سے عمل میں آئی۔

برات اور دعوتِ ولیمہ پر ربوہ اور لاہور کے متعدد بزرگوں اور احباب نے شمولیت فرمائی۔

درویشانِ قادیان اور احباب جماعت کے سب بہن بھائی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تقریب ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور نہ صرف دونوں خاندانوں کے لئے بلکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلام کے لئے بھی مبارک کرے۔ آمین اللّٰہم آمین

(ولی محمد وینس سعد اللہ پوری حال لاہور)

ڈگری کورس آرکیٹکچر

ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور۔ داخلہ فرسٹ ایئر۔ پانچ سالہ ڈگری کورس ان آرکیٹکچر سیٹیں ۲۵۔

درخواستیں ۲۵/۹/۶۲ تک مجوزہ فارم میں بنام پروفیسر آف آرکیٹکچر فارم انہی سے ملتا ہے

شرائط۔ انٹرمیڈیٹ۔ ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ عمر ۱۶ تا ۲۰

ٹیسٹ: (۱) فری ہینڈ ڈرائنگ ۵۰ نمبر

(۲) پرسنل انٹرویو ۵۰ نمبر

یہ نمبر یونیورسٹی یا بورڈ کے امتحان سے حاصل کردہ نمبروں میں جمع ہوں گے۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۹/۶۲)

(نظارت تعلیم)

156

تحریکِ وصیّت

حضرت سیّد مولوی محمد احسن صاحب امروہوی سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک قدیم صحابی تھے ایک دفعہ وہ حضور کی زندگی میں نائب ناظم مقبرہ بہشتی مقرر کئے گئے۔ اپنے اس عہدہ کی حیثیت سے انھوں نے تحریک وصیت کے سلسلہ میں ایک مضمون رقم فرمایا جو اخبار "بدر" مجریہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں آپ نے عالمانہ نقطۂ نگاہ سے مسئلہ وصیت پر روشنی ڈالی ہے لہذا اسے افادہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے تاکہ جو دوست ابھی نظام وصیت میں داخل نہیں ہیں وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ ربوہ

رقیمۃ الوداد بخدمت دوستان احمدیہ مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً۔ ایہا الاحباب۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

اکثر صاحبان کو معلوم ہوگا کہ رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی طرف سے ۱۹۰۵ء میں شائع ہوچکا ہے اور بعض صاحبان کے پاس پہنچا بھی ہے اغلب کہ ان بعض صاحبوں نے اس کا مضمون اکثروں کو تبلیغ کردیا ہوگا چونکہ اس کی تعمیل بہت کم ہوئی ہے لہذا امور ذیل کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

نمبر اوّل: رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی کی اشاعت سے وہ پیشگوئی مخبر صادق صلعم کی پوری ہوئی ہے جو حدیث نواس بن سمعان میں موجود ہے کہ **یحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ** یعنی مسیح موعود اپنی جماعت کے لوگوں سے ان کے درجہ جو بہشت میں ان کو عنایت ہوں گے بیان کرے گا (منتخب کنز الاعمال و مسلم) اور پھر دیکھو یہ بہشتی مقبرہ عالم کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مع اپنی ان نعماء کے جو اس میں ہیں دکھلایا بھی گیا اور اس کی نسبت یہ الہام بھی ہوا کہ

انزل فیھا کل برکۃ

یعنی اس میں ہر ایک قسم کی برکت کا نزول ہوچکا ہے اس بیان سے ثابت ہوا کہ رسالہ الوصیت کی اشاعت سے پیشگوئی مخبر صادق کی جو **یحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ** ہے پوری ہوتی ہے۔

نمبر دوئم: حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک بطور تعامل کے یہ سنت چلی آئی ہے کہ مسلمان میت کو بعد موت کے قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس قبر میں دفن کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کے حق میں اپنی نعمتوں میں سے ایک نعمت شمار کیا ہے

کما قال اللہ تعالیٰ ثم اماتہٗ فاقبرہٗ۔ یعنی پھر اس کو موت دی تاکہ مجن دنیا سے نجات پا کر نعمائے ابدی بے دود میں داخل ہو اور قبر میں اس کو داخل کیا ظاہر ہے کہ قادیان میں اکثر لوگ اپنے وطنوں کی محبت چھوڑ کر اور مہاجر ہو کر حسب الہامات مندرجہ براہین کے اصحاب الصفہ میں داخل ہوگئے ہیں اور اکثر لوگ دور دراز ملکوں سے آتے ہیں کہ **یاتون من کل فج عمیق** اور عرصہ تک اقامت بھی کرتے ہیں چونکہ یہ عالم فانی ہے ان اصحاب الصفہ اور نیز مسافرین اور مقیمان میں گاہے گاہے موت وفوت بھی واقع ہوتی رہتی ہے کما قیل

بریں چشم چوں ما بسے دم زدند
بر فتند چوں چشم برہم زدند

لہذا اس مقبرہ بہشتی کا قادیان میں ہونا ضروری تھا جو کوئی اس کی ضرورت کا انکار کرے وہ میرے نزدیک اس غراب سے بھی کم عقل ہے جس کا ذکر قرآن مجید پارہ ششم رکوع ۹ میں مذکور ہوا ہے

نمبر سوئم: حضرت اقدس نے اس مقبرہ کے بہشتی ہونے کے لئے بھی بہت دعائیں کی ہیں اور بعد مستجاب ہونے ان دعاؤں کے رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی لکھا گیا ہے تب اس مقبرہ بہشتی کیلئے رقمی معلومہ تجویز کی گئی ہے لہذا تعمیل احکام مندرجہ رسالہ کی الوصیت کی ہم پر نہایت ضروری ہے تاکہ ان دعاؤں میں ہم شامل ہوں جو الوصیت میں مندرج ہیں۔

نمبر چہارم: یہ وہ سلسلہ ہے جو قیامت تک مخالفین پر غالب رہ کر قائم رہے گا جیسا کہ مدت ۲۶ سال کا الہام براہین احمدیہ میں مندرج ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ پس جبکہ تمام الہامات کو ہم نے بچشم خود پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیا ہے تو یہ الہام بھی ضرور بالضرور قریب قیامت تک پورا ہوگا اور یہ تو ظاہر ہے کہ علم ازلی میں اس سلسلہ کا مبدء اور چشمہ کا منبع قادیان ہی ٹھہرا ہوا تھا۔ کما فی الاحادیث تو اس مقبرہ کا قادیان میں ہونا بھی ضروری تھا جو قیامت تک رہے گا چونکہ اللہ تعالیٰ کے افعال مرتب اور ترتیب وار ایک انتظام کے ساتھ واقع ہوتے ہیں لہذا تمہاری سعیوں اور کوششوں کا ہونا بھی اولاً ضروری ہے تاکہ تم جنت کے مستحق ہو جاؤ اور دین و دنیا میں مخالفین منکرین پر فائق رہو۔

نمبر پنجم: علاوہ ان امور اربعہ مذکورہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت کے احباب صادقین اور غیر صادقین کا امتحان بھی مذکور ہے جیسا کہ سنت اللہ ہے جو تمام انبیاء میں جاری رہی ہے کما قال اللہ تعالیٰ

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون

یعنی کیا لوگ جانتے ہیں کہ صرف آمنا کہنا کافی ہے اور ان کا امتحان نہ لیا جائے گا۔

نمبر ششم: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقبرہ بہشتی کے ضمن میں اشاعت اسلام کو مقصود اصلی رکھا ہے تاکہ بعد وفات اقدس کے بھی اشاعت اور تائید اسلام کی وقتاً فوقتاً ایسی ہی ہوتی رہے جیسا کہ آپ کی حیات میں ہو رہی ہے آپ کا مقصود اصلی تو یہی ہے، الا ماشاء اللہ اور اسی لئے احباب سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ مضمون رسالہ الوصیت کو جہاں تک ممکن ہو اپنے احباب میں سے ہر ایک صاحب اشاعت کریں اور ضرور کریں۔

اب بعد ان امور ستہ ضروریہ کے گذارش ہے کہ ۱۹۰۵ء سے جو تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیت کے احباب کی طرف سے بہت کم ہوئی ہے تو شاید اس کا یہ سبب ہو کہ خود رسالہ الوصیت کی اشاعت ہی کم ہوئی ہے اس نقصان کے جبر کے لئے تجویز کی گئی ہے کہ رسالہ مذکور دوبارہ طبع ہو اور جن کے پاس رسالہ نہیں پہنچا ان کے پاس بھی پہنچ جاوے بالفعل واسطے تحریک کے اس رقیمۃ الوداد کی اشاعت کی جاتی ہے تاکہ اکثر صاحبان کو خبر ہو جاوے پس بالفعل احباب کو امور ستہ ضروریہ مذکورہ بالا میں نظر و غور کرنا ضروری ہے۔

مضمون نمبر اوّل تو محکمات سے ہے کیونکہ کلام نبوت میں جو پیشگوئی تھی اس کو تو حضرت مسیح موعود کے الہامات نے محکم کردیا اور الہامات کو کلام نبوت نے مستحکم کردیا پس تعمیل ایسے امر مستحکم میں تامل یا توقف کرنا دلیل ضعف ایمان کی ہے و نعوذ باللہ منہ اور ضرورت **مضمون نمبر دوم** میں تو کچھ کلام ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ مومن کی تجہیز و تکفین کا سامان کرنا نہایت ضروریات سے ہے، اور قادیان جیسی بستی میں بغیر ایسے تعاون کے جو رسالہ الوصیت میں تحریر فرمایا گیا ہے جس میں مصارف اشاعت اسلام بھی ملحوظ نظر ہیں کیونکر ہو سکتا ہے خصوصاً جب کہ کلام نبوت یعنی **یحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ** اور نیز الہامات مندرجہ رسالہ الوصیت پر یعنی **انزل فیھا کل برکۃ** وغیرہ پر بھی نظر کی جاوے تو پھر فرمائیے کہ اس بارہ میں تساہل اور تغافل کیونکر روا ہو سکتا ہے اور **نمبر سوم** میں اگر غور کیا جائے ہمارے ہر ایک احباب کو اس بارہ میں مسابقت اور پیش دستی دکھلانی چاہئے کیونکہ ہم نے آج تک حضرت اقدس کی کوئی ایسی دعا نہیں دیکھی جس میں آپ کو اجابت دعا کا علم بھی دیا گیا ہو اور وہ دعا پھر خالی گئی ہو پس جو دعا ہمارے زمانہ بعد الموت کے متعلق ہے اور اس کی قبولیت کا علم بھی آپ کو دیا گیا ہے یا آثار قبولیت معلوم ہوگئی ہیں وہ دعا کیونکر خالی جا سکتی ہے اندریں صورت کیا ہم کو زمانہ بعد الموت کا آنے والا نہیں ہے جو ہم اس میں تساہل کریں! کیا یہ زندگی دنیوی ہمیشہ رہے گی! **مضمون نمبر چہارم** سے سہل انگاری اپنے اس حصہ دینی اور دنیوی سے محروم رہنا ہے جو الہام **جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ** میں تمہارے لئے موعود فرمایا گیا ہے اور یہ الہام براہین احمدیہ میں ۲۵ سال سے مندرج ہے جس کو سر دفتر مخالفین نے بھی تسلیم کر لیا تھا گو بعد کو بلاوجہ موجہ عناداً و تعصباً اس سلسلہ کی حقیقت سے منکر ہوگیا ہے پھر تم اس الہام کو پورا ہوتے ہوئے بچشم خود بھی دیکھ لیا ہے ورنہ کوئی بتا دے کہ تمام عالم میں کوئی فرقہ مذہبی ایسا ہے کہ صحبت میں نشان ہائے آسمانی میں روحانیت اسلامیہ وغیرہ وغیرہ میں اس سلسلہ احمدیہ سے بڑھ کر فائق ہو اور ابھی تو اس فوقیت کا آغاز ہی ہے آئندہ اس فوقیت کو یوماً فیوماً ترقی ہوتی چلی جاوے گی ورنہ اس کا آغاز کیوں ہو چلا! یہی ہمارا ایمان ہے پھر اگر ہم ایسی فوقیت حاصل کرنے میں تغافل کریں تو ہماری کس قدر محرومی ہے ان وعدوں سے جو اس الہام میں موجود ہیں اور **مضمون نمبر پنجم** ہم کو ہدایت کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے صادق الایمان ہو کر دنیا سے گذریں اور اسلام اور فرمانبرداری الٰہی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں کما قال اللہ تعالیٰ

ولا تموتن الا وانتم مسلمون

پس جب کہ بموجب سنت قدیمہ کے حضرت مسیح موعود نے تعمیل مضمون رسالہ الوصیت کو ہمارے صدق اور کذب کے لئے ایک معیار قرار دیا ہے اور پھر بحکم الٰہی قرار دیا ہے اور پھر اس جانچنے اور امتحان لینے کی بھی تصریح کردی ہے پس ایسے امر میں جو بحکم الٰہی معیار قرار دیا گیا ہے اس معیار پر اگر ہم صادق نہ نکلے تو پھر ہماری موت علیٰ الاسلام پر کیونکر ہو سکتی ہے۔ و نعوذ باللہ من ذالک۔

۶۔ **بالآخر مضمون نمبر ششم** پر غور کرنی چاہیئے کہ جو باغ اسلام کا حضرت مسیح موعود نے لگایا ہے کیا ہم کو جائز ہے کہ اس کے باغبان ہونے میں بھی ہم تساہل کریں! اور مسیح موعود کے نائب ہو کر دین اسلام کے خدام نہ بنیں! اس باغ اسلام کی باغبانی جو ہم دنیا میں کریں گے وہی تو بعد موت کے ہاں وہی تو بصورت باغ جنت کے متشکل ہوگی بھلا بتلاؤ کہ اس چودھویں صدی میں کوئی ایسا امام مذہبی موجود ہے جس کے ہم سپرد ہو کر باغ اسلام کی سرسبزی اور شادابی میں کوشش کر سکیں! اس زمانہ میں نقشہ یا نوٹو

ظہر الفساد فی البر والبحر

کا نظر آ رہا ہے یہی تو ہماری کوششیں ہیں جو وہ اگر باغ اسلام کی شادابی میں کی جاویں گی تو وہی مقبرہ بہشتی ہمارے لئے ہوگا۔ پس جاگو اور اٹھو دنیا چند روزہ ہے اور حوادث و زلازل درپیش ہیں۔

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد
پئے حرص دنیا مدہ دیں بباد

مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۰۷ء محمد احسن
نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان دار السلام

نمبر وصیّت ضرور دیں

اکثر موصی اصحاب دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر نہیں دیتے اس سے جواب میں تاخیر ہونے کے علاوہ بعض الجھنیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں اس لئے درخواست ہے کہ خط و کتابت میں اپنا وصیت نمبر ضرور دیا کریں تاکہ جواب جلد اور درست دیا جا سکے اسی طرح سیکرٹری صاحبان مال سے درخواست ہے کہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں موصی اصحاب کا چندہ بھجواتے وقت جو تفصیل بھجواتے ہیں اس کی ایک نقل دفتر ہذا کو بھی ارسال فرمایا کریں!

لیکن ہر ایک موصی کا نمبر وصیت ضرور دیا جائے تاکہ رقم کا اندراج صحیح کھاتہ میں ہو سکے!

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

جائزہ بجٹ تحریک جدید سال ۱۷/۲۷ و سال ۱۸/۲۸

بابت جماعت ہائے سابق پنجاب و بہاولپور

ذیل میں تحریک جدید کے سال ۱۷/۲۶ اور سال ۱۸/۲۸ کے بجٹ اور تعداد مجاہدین بغرض موازنہ پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار (باستثناء ربوہ) ضلع وار بنیاد پر ہیں۔ تا امراء ضلع اپنے اپنے حلقہ کا جائزہ لے سکیں اور آئندہ سال کے لئے مناسب تیاری کر سکیں۔ یہ گوشوارہ صرف سابق پنجاب اور بہاولپور کی جماعتوں سے تعلق رکھتا ہے بقیہ جماعتوں کا جائزہ انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔

(وکیل المال اول)

نام جماعت	سال ۱۷/۲۷ تعداد مجاہدین	سال ۱۷/۲۷ بجٹ	سال ۱۸/۲۸ تعداد مجاہدین	سال ۱۸/۲۸ بجٹ
ربوہ	۱۸۶۲	۵۱۰۸۶	۲۳۸۸	۵۵۸۴۹
دیگر جماعتہائے ضلع جھنگ	۶۱۵	۵۵۸۵	۶۲۵	۷۵۰۳
جہلم ضلع	۲۸۲	۴۳۱۸	۲۸۶	۴۴۴۷
ڈیرہ غازیخاں "	۱۰۴	۱۶۸۹	۷۴	۱۰۱۷
راولپنڈی "	۶۲۳	۱۴۷۳۳	۶۳۷	۱۵۵۵۸
سرگودھا "	۱۳۰۵	۲۱۴۹۸	۱۰۵۸	۱۹۰۸۴
سیالکوٹ "	۱۷۳۲	۲۲۶۸۳	۲۱۱۶	۲۵۱۴۳
شیخوپورہ "	۹۴۸	۱۴۳۲۱	۱۰۲۶	۱۴۱۵۱
کیمبل پور "	۱۴۶	۴۸۱۶	۱۶۱	۴۴۷۱
گجرات "	۹۹۷	۹۸۵۳	۱۱۵۴	۱۲۳۸۹
گوجرانوالہ "	۹۱۱	۱۱۴۳۱	۸۰۷	۱۰۴۵۱
لاہور "	۱۵۲۵	۳۸۶۵۰	۱۷۴۳	۴۰۳۶۲
لائل پور "	۱۵۴۰	۳۰۹۴۷	۱۴۸۱	۱۹۳۹۲
منٹگمری "	۵۱۶	۱۲۰۹۷	۵۳۸	۱۲۴۱۸
ملتان "	۵۸۰	۱۲۶۰۸	۶۰۹	۱۳۵۴۴
مظفرگڑھ "	۸۶	۱۳۴۳	۱۳۳	۱۷۴۶
میانوالی "	۳۰	۴۲۹	۷۸	۱۰۰۴
بہاولپور "	۸۹	۸۶۵	۱۰۰	۱۰۰۵
بہاولنگر "	۲۰۰	۲۴۴۷	۲۱۷	۲۸۸۷
رحیم یارخاں "	۱۰۲	۱۸۵۷	۹۹	۱۸۴۵
	۱۴۲۰۳	۲،۵۳،۲۶۶	۱۵۲۲۰	۲،۶۴،۲۶۶

اعلان نکاح

مورخہ ۶۲/۸/۱۷ بروز جمعہ میری لڑکی بشریٰ بیگم کا نکاح بعوض -/۳۰۰۰ تین ہزار مہر ہمراہ چوہدری احمد حسین صاحب ولد چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم ساکن کتھو والی چک ۳۱۲ ضلع لائل پور اور عزیزہ مبارکہ بیگم کا نکاح ہمراہ چوہدری بشارت احمد صاحب ولد چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم بعوض ڈیڑھ ہزار روپے مہر ساکن کتھو والی مولوی عطاء اللہ صاحب نے پڑھا احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے ان رشتوں کو مبارک کرے۔

(غلام مصطفےٰ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نصرت آباد اسٹیٹ)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

اب جبکہ سالانہ اجتماع میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے چندہ سالانہ اجتماع کی فراہمی اور ترسیل ۴۳

کراچی میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

مورخہ یکم ستمبر ۶۲ء بروز ہفتہ احمدیہ ہال کراچی میں ۸ بجے شب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا صدارت کے فرائض محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی نے ادا فرمائے۔ تلاوت قرآن کریم جو حافظ محمد شفیق صاحب نے کی مکرم مولوی عبدالحمید صاحب نے آنحضرت صلعم کے "انسان کامل" ہونے پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ بنی نوع انسان کے ہر طبقہ کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسوۂ حسنہ ہیں آپ کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "سابقہ الہامی صحیفوں میں آنحضرت صلعم کے ظہور کی پیشگوئیاں" پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور امن عالم پر تقریر فرمائی آپ نے گزشتہ دونوں عالمگیر جنگوں اور ان کے نتیجہ میں لیگ آف نیشنز اور یونائیٹڈ نیشنز کے قیام کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور انصاف اور امن کے قائم کرنے میں ان کی ناکامی اور اس کے مقابلہ میں اسلامی تعلیم کی برتری اور آنحضرت صلعم کا قیام امن کے لئے نہایت ہی کامل اور روشن عملی نمونہ پیش فرمایا بالآخر محترم صاحب صدر نے خطاب فرمایا۔

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور ان تقریروں میں جن باتوں کو بیان کیا گیا ہے اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ دوران جلسہ میں نسیم احمد اور شریف احمد صاحب نے حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعدہٗ محترم صدر صاحب نے حاضرین سمیت دعا فرمائی اور جلسہ برخواست ہوا۔

جلسہ میں حاضری خدا تعالےٰ کے فضل سے غیر معمولی تھی احمدیہ ہال کھچا کھچ حاضرین سے بھرا ہوا تھا اوپر کی گیلری میں مستورات کی حاضری بھی خاطر خواہ تھی

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی)

نظارت تعلیم کے اعلانات:۔

گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ۔ ریلوے روڈ لاہور

ایوننگ کلاسز۔ کورسز (۱) ایسوسی ایٹ ممبر شپ اگزیمینیشن کورسز آف انسٹی ٹیوٹ آف انجنیئرس۔ پاکستان سیکشن: اے۔

(۲) ریڈیو مکینکس سرٹیفکیٹ کورس (۳) الیکٹریکل سپروائزرس کورس

شرائط: برائے (۱) لائسینشی ایٹ پاس۔ ڈپلومہ منظور شدہ ادارہ یا سٹوڈنٹ شپ اگزیمینیشن آف انسٹی ٹیوٹ آف انجنیئرس۔ برائے (۲) میٹرک ریاضی سائنس۔ برائے (۳) اے دی مڈل۔

فارم درخواست انسٹر کالج سے بذریعہ ڈاک فارم و تفصیلات کے لئے بالقافہ ۲۹ پیسے کی ٹکٹوں والا بھیج کر طلب کریں درخواستوں کی آخری تاریخ ۶۲/۹/۲۰ (پ۔ ٹ ۶۲/۹/۶)

پاکستان ایرفورس۔ کمشنگ ان گراؤنڈ برانچز

خواہشمند امیدواران پی اے ایف ریکروٹنگ افسر سے ۳ دی مال راولپنڈی سے رابطہ پیدا کریں۔ گراؤنڈ برانچز۔ (۱) مینٹیننس / ٹیکنیکل / انجنیئرنگ اور مینٹیننس / ٹیکنیکل سگنلنگ

شرائط:۔ انجنیئرنگ ڈگری یا ایم اے ریاضی اور ایم ایس سی فزکس (بی ایس سی یا بی اے ریاضی)

(۲) مینٹیننس / ایکوپمنٹ

شرائط:۔ ڈگری کسی منظور شدہ یونیورسٹی کی۔

انٹرویو کے لئے آخری تاریخ ۶۲/۹/۲۰ ۔ (پ۔ ٹ ۶۲/۹/۶) ناظر تعلیم ربوہ

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیز حمید اللہ نے امسال الیف اے کا امتحان پاس کر لیا ہے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے مخطلہ نمبر جاری کرا رہی ہوں احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیز کی اس کامیابی کو بابرکت فرمائے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (آمنہ بیگم لاہور)

۵۵ خصوصی توجہ۔ کی محتاج ہے تاکہ متعلقہ امور کا سرانجام دہی تسلی بخش طور پر ہو سکے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہمدرد تسوال (ٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۳۴۰:- میں نسیمہ بیگم اہلیہ چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی درویش پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۸/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۱- حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ جو مجھے ابھی واجب الادا ہے۔ ۲- کانٹے طلائی وزنی قریباً پون تولہ قیمتی قریباً ایک سو روپیہ۔

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اور نہ کوئی آمد ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی۔ یعنی میرا کوئی متروکہ ہوا۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ راقم فیض احمد گجراتی شوہر موصیہ۔ الامتہ:- نسیمہ بیگم اہلیہ چوہدری فیض احمد گجراتی درویش قادیان ۲۲/۸/۶۲۔ گواہ شد:- قریشی عبدالقادر اعوان درویش بقلم خود قادیان ۲۳/۸/۶۲۔ گواہ شد:- فیض احمد گجراتی درویش قادیان ضلع گورداسپور شوہر موصیہ ۲۳/۸/۶۲۔

نمبر ۱۳۳۴۱:- میں خورشیدہ بیگم اہلیہ محمد اسماعیل صاحب ننگلی درویش قادیان پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- ۱- کہ میری اس وقت کسی قسم کی کوئی آمد نہیں ۲- میری غیر منقولہ جائیداد بھی کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

(ا) حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ جس میں سے -/۵۰ روپیہ وصول کر چکی ہوں اور -/۲۵۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ (ب) زیور طلائی کانٹے وزنی ۹ ماشہ قیمتی اندازاً مبلغ یکصد روپیہ صرف (ج) حق مہر سے جو -/۵۰ روپیہ وصول کئے ہیں۔ اس کی ایک مشین سلائی خرید کی ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی کسی قسم کی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنی اس کل جائیداد (حق مہر -/۲۵۰ اور مشین سلائی -/۵۰ روپے) اور زیور -/۱۰۰ روپیہ مبلغ -/۴۰۰ چار صد روپیہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد متروکہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ:- خورشید بیگم ۲۲/۸/۶۲۔

گواہ شد:- نشان انگوٹھا محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ ولد فقیر محمد صاحب سکنہ قادیان ضلع گورداسپور۔ المرقوم گواہ شد:- قریشی محمد شفیع عابد ولد اللہ دتی صاحب درویش موصی ۹۲۹۲ قادیان ۲۲/۸/۶۲

مساجد ممالک بیرون کے سلسلہ میں مخلص دوستوں کی تجویز

تجویز کنندگان کے ذاتی نیک نمونے

۱- مکرم چوہدری فضل احمد صاحب راولپنڈی سے اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۳/۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ویسے میرے دل میں پہلے ہی یہ خیال پیدا ہوا تھا۔ اور آج اخبار الفضل کے سرورق پر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی طرف سے مسجد زیورچ سوئٹزرلینڈ کے لئے چندہ کی پرزور تحریک پڑھ کر اس خیال نے اور شدت اختیار کی کہ آپ کی خدمت میں لکھوں کہ جماعت کے ملازمین کو تحریک کریں کہ پے کمیشن کی سفارشات کے تحت جو دس فی صدی اضافہ مل رہا ہے وہ ایک ایک ماہ کا اس مسجد کے لئے دے دیں تو انشاء اللہ العزیز کافی رقم جمع ہو جائے گی۔ بہرحال میں ایک ماہ کے اضافہ مبلغ -/۱۰ روپے کا وعدہ کرتا ہوں۔"

۲- مکرم جناب فضل عمر صاحب پوسٹین دار کینٹ سے اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۲/۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں:-
"چند دن قبل حکومت نے اعلان کیا تھا کہ سرکاری ملازمین کو یکم جولائی ۶۲ء سے دس فیصدی ۳

۳ عبوری امداد دی جائیگی۔ تو خاکسار اور چھوٹے بھائی نے عہد کیا تھا کہ پہلے ماہ کی عبوری امداد جو بھی ملے گی خانہ خدا انہیں دی جائیگی چنانچہ خاکسار کو پانچ روپے کے حساب سے اور بھائی جان کو چھ روپے کے حساب ملی ہے خاکسار نے دونوں ماہ کی دس روپے اور بھائی نے ایک ماہ کی چھ روپے اور دو روپے سالانہ ترقی جو بیان کی جماعت میں ادا کر دی گئی ہے۔ لیکن خاکسار کا خیال ہے کہ ہماری جماعت کے کافی افراد نے اس سے فائدہ اٹھایا ہوگا۔ اگر ہر ایک فرد جس کو یہ عبوری امداد ملی ہے خانہ خدا میں ادا فرما دیں۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کو مدنظر رکھ کر تمام احباب عمل کریں تو کافی رقم مسجد فنڈ میں جمع ہو گی۔"

[illegible]

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دنیا میں ایک کروڑ سے زائد افراد اندھے ہیں

ترقی پذیر ممالک میں اندھوں کی تعداد میں اضافہ۔ بھارت میں بیس لاکھ اندھے

ہیمبرگ۔ اندھوں کی بہبود کی عالمی کونسل کے جائزے کے مطابق دنیا میں اندھوں کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے۔ کونسل کی بین الاقوامی کانگرس کا اجلاس حال ہی میں یہاں ہوا تھا۔ جس میں پیش کردہ اعداد و شمار سے معلوم ہوا کہ دنیا کے ایک کروڑ اندھوں میں سے پچیس لاکھ ایشیا میں پائے جاتے ہیں۔ صرف بھارت میں اندھوں کی تعداد بیس لاکھ ہے۔

یہ اعداد و شمار مشہور معلمہ مس ہیمیو تا شیرو نے کانگرس کے سامنے پیش کئے تھے مس ناشیرو کانا دوگا (جاپان) میں اندھوں کے ادارے میں کام کر رہی ہیں۔ آپ نے کانگرس میں شرکت کرنے والے مختلف ممالک کے ۳۰۰ مندوبین کو بتایا کہ حالیہ ربع صدی کے دوران مغربی ممالک میں اندھوں کی تعداد میں کافی کمی ہوئی ہے مگر ترقی پذیر ممالک میں اندھوں کی تعداد میں اضافہ خوفناک اور روح فرسا ہے ان ممالک میں ہر ایک لاکھ افراد میں سے چار سو آنکھوں سے معذور ہیں۔ ان ممالک میں اندھوں کی مجموعی تعداد یورپ اور امریکہ سے تیس گنا زیادہ ہے۔

اندھے پن کے بنیادی وجوہ کے متعلق جاپانی ماہر نے بتایا کہ لوگ خوراک کی کمی، چھوت کی بیماریوں اور طبی سہولت کے فقدان کی وجہ سے بینائی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ آپ نے انکشاف کیا کہ سیلون میں اسی فیصد اندھے محض ناکافی خوراک کی وجہ سے اپنی آنکھوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

عالمی کونسل کو بتایا گیا کہ محض چند ایک ترقی پذیر ممالک میں اندھوں کی دیکھ بھال کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی منصوبہ رائج کیا گیا ہے۔ فلپائن میں اسی ہزار اندھوں کے لئے صرف ایک سکول موجود ہے۔ جس میں ستر طلبہ کی تعلیم کا بندوبست ہے۔

ہائیڈل برگ میں اندھوں کے ادارے کے ایک لیکچرر ڈاکٹر گاڈب نے بتایا کہ عام اندازے کے مطابق ساٹھ ہزار اندھے بچے اس وقت تعلیم سے محروم ہیں۔

بھارتی وفد کی راہنما مس رحمت فضل بھائی نے مندوبین پر زور دیا کہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے فوری اقدام کی ضرورت ہے۔ آپ نے تجویز پیش کی کہ جہاں اندھوں کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام نہیں۔ وہاں ان کو عام سکولوں میں داخل کیا جائے اور زراعتی علاقوں میں کھیتی باڑی کے آسان کام کی تربیت دی جائے۔

ڈاکٹر گاڈب نے انکشاف کیا کہ اندھوں کی تعلیم کا مسئلہ تسلی بخش طور پر حل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ "بریل سسٹم" کے ذریعے اندھوں کے لئے ابھرے حروف والی جو کتابیں تیار کی جاتی ہیں۔ ان پر تمام کتابوں کی نسبت عموماً بیس گنا زیادہ اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم لائل پور کا پوتا عزیز انجم قریباً دو ماہ سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں (عبدالمنان خان مسجد احمدیہ لائلپور)

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسّی صفحہ کا رسالہ۔ کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

کمیونسٹ چین اور بھارت کے فوجی دستوں میں جھڑپیں

چینی دستے میکموہن لائن پار کر کے بھارتی علاقہ میں داخل ہو گئے؟

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ پیکنگ ریڈیو نے ایک نشریہ میں بتایا کہ گذشتہ روز شمال مشرقی سرحدی ایجنسی میں بھارت اور چین کے سرحدی فوجی دستوں میں جھڑپ ہوئی۔ بھارتی دستے نے چینی فوجیوں پر پچاس سے زائد گولیاں اور دو گولے برسائے۔ چینی دستے نے بھی حفاظت خود اختیاری کے طور پر گولیاں برسائیں۔ بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ بھارت نے چین کی طرف سے کسی بھی متوقع حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے "موثر اقدامات" کر لئے ہیں تاہم ابھی تک کسی جھڑپ کی اطلاع نہیں ملی۔

پیکنگ ریڈیو کے نشریہ میں کہا گیا ہے کہ ایک بھارتی طیارہ نے گذشتہ روز سرحدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چینی علاقہ پر پرواز کی تھی جس کے بعد بھارتی فوجیوں نے گولیاں چلانی شروع کر دیں مجبوراً چینیوں کو بھی اپنی حفاظت کے لئے جواب میں گولیاں چلانی پڑیں لیکن بھارتی وزارت خارجہ کے حکام نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ چینی دستے گزشتہ روز میکموہن لائن پار کر کے بھارتی علاقہ میں گھس آئے تھے اور ابھی تک وہیں ڈٹے ہوئے ہیں۔ ٹائمز آف انڈیا کے نمائندہ خصوصی نے شمال مشرقی سرحدی ایجنسی (نیفا) سے خبر دی ہے کہ چینی دستے تاوانگ کے قریب بھارتی علاقہ میں گھس آئے ہیں اور فوجی چوکی دھولا کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ دونوں طرف کے دستے ایک پہاڑی کے دامن میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے مورچے سنبھالے بیٹھے ہیں یہ چوکی تبت اور بھوٹان اور شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کی سرحدوں کے سنگھم پر واقع ہے۔

یورپ کے متمول ملک صدر ایوب کے انتباہ کو نظرانداز نہیں کر سکتے

لندن ۱۷ ستمبر۔ صدر ایوب پیرس میں جنرل ڈیگال سے یورپی مشترکہ منڈی کے سوال پر بات چیت کرنے کے بعد لندن واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے صدر ڈیگال کی توجہ اس بات کی طرف دلائی تھی کہ پاکستان کی فارغ البالی کا انحصار بڑی حد تک اس بات پر ہوگا کہ یورپی منڈی میں پاکستان کے تیار مال کی کھپت کس حد تک ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت برطانیہ اور یورپی منڈی کو جتنا سامان فروخت کیا جا رہا ہے پاکستان ان ملکوں سے اس سے دگنی مالیت کا سامان خریدتا ہے۔

صدر پاکستان کے دورے پر تبصرہ کرتے ہوئے فرانس کے آزاد اور با اثر اخبار لی ماندے نے لکھا ہے کہ صدر ایوب نے اپنی تجاویز میں یورپ کے متمول ممالک کو ایک انتباہ کیا ہے جسے برطانیہ اور فرانس نظرانداز نہیں کر سکتے۔

دریں اثنا دولت مشترکہ کانفرنس میں برطانوی حکومت کی اس تجویز کو کسی حد تک رکن ملکوں کی حمایت حاصل ہو گئی ہے کہ گزشتہ ہفتہ کی میٹنگوں میں یورپی منڈی میں برطانیہ کی شمولیت کے خلاف جو کڑی نکتہ چینی کی گئی تھی اس کے اثرات کا ازالہ کرنے کے لئے دولت مشترکہ کانفرنس کی کارروائی کے بارے میں سرکاری اعلان کا متن ایسا ہونا چاہیئے جس سے برطانیہ کی ساکھ رہ جائے۔ باور کیا جاتا ہے کہ برطانوی وزیراعظم مسٹر میکملن کل کانفرنس کے آخری اجلاس سے خطاب کے دوران میں دولت مشترکہ کے رکن ممالک کو اطمینان بخش متن پر متفق کرنے کی کوشش کریں گے لیکن سردست یہ بات یقینی طور پر نہیں کہی جا سکتی کہ وہ اپنی شیریں گفتاری سے اس کوشش میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں مبصروں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ مسٹر میکملن کو اس وقت ایسی صورت حال کا سامنا ہے کہ اینتھنی ایڈن کو سویز کے بحران کے موقعہ پر بھی اتنی تنگل صورت حال کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

قبائلی نوجوانوں نے مسلح افغانوں کے حملے کو ناکام بنا دیا

پشاور ۱۷ ستمبر۔ گزشتہ ہفتے مسلح افغان حملہ آوروں نے ریاست دیر کے علاقہ پر حملہ کیا ہے۔ جسے قبائلی نوجوانوں نے رد کر دیا۔ افغان حملہ آور را‌ئفلوں اور دوسرے خودکار اسلحہ سے لیس تھے مسلح افغانوں کا حملہ کابلی حکمرانوں کے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت کیا گیا۔ جس کا مقصد ریاست کے باشندوں کو لوٹنا اور دیر میں امن کو درہم برہم کرنا تھا۔ لیکن کابلی افغانوں کی یہ کوشش ناکام بنا دی گئی۔ اس جھڑپ میں کئی افغان حملہ آور ہلاک اور مجروح ہو گئے۔ ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ بریگیڈیر شاہ محمد خان خسرو نے کہا کہ جب افغان حملہ آوروں نے ریاست دیر کی سرحد پر حملہ کیا تو پیر ملیشیا کے نوجوانوں کو اس کا علم ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے مسلح افغانوں پر فائرنگ کر دی۔ کچھ عرصہ تک مقابلہ کرنے کے بعد افغان حملہ آوروں نے سرحدی علاقہ کے دیہات سے کچھ مویشی بھی بھگا لے جانے کی کوشش کی لیکن یہ کوشش بھی ناکام بنا دی گئی۔ نواب خسرو نے کہا کہ دیر کی فوج ریاست کی سرحدوں کے تحفظ اور ہر قسم کی صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تیار ہے۔

پاکستانی فوجی مغربی نیوگنی پہنچ گئے

ہیگ ۱۶ ستمبر۔ ہالینڈ سے آمدہ اطلاع کے مطابق پاکستان کے فوجیوں کا پہلا دستہ مغربی نیوگنی پہنچ گیا ہے۔ اس میں ۶۵ فوجی شامل ہیں۔ مزید اڑھائی سو پاکستانی فوجی چند روز تک ہالینڈ میں پہنچ جائیں گے۔ واضح رہے کہ ہالینڈ اور انڈونیشیا کے درمیان سمجھوتہ کے مطابق مغربی نیوگنی کا انتظام اور کنٹرول بتدریج انڈونیشیا کے حوالے کیا جائے گا۔ یکم اکتوبر سے پاکستانی دستے ولندیزی فوجیوں کی جگہ اقوام متحدہ کے زیر نگرانی یہاں کام کرنے لگیں گے ان کے کمانڈر جنرل سعید الدین ہیں۔ یکم اکتوبر کے بعد پاکستانی جوان مغربی نیوگنی کے مختلف حصوں میں متعین کر دئے جائیں گے۔ مزید ڈیڑھ سو پاکستانی جوان اکتوبر کے اوائل میں بحری جہاز کے ذریعہ مغربی نیوگنی پہنچ رہے ہیں۔

کوئٹہ میں چیچک سے سترہ افراد ہلاک

کوئٹہ ۱۷ ستمبر۔ کوئٹہ کے ایک مضافاتی قصبہ علاقہ بی میں چیچک سے سترہ افراد جاں بحق ہو چکے ہیں اور بیرہ دیگر افراد کی حالت نازک ہے۔ اب تک تیس افراد اس مرض کا حملہ ہوا ہے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ مقامی حکام نے زبردست احتیاطی تدابیر کر لی ہیں اور اب تک دس ہزار سے زائد افراد کو ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔

مسلم لیگ کا فنڈ چھ لاکھ روپے ہے

راولپنڈی ۱۷ ستمبر۔ وزیر داخلہ خان حبیب اللہ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مارشل لاء کی حکومت نے پاکستان مسلم لیگ کا جو فنڈ اپنی تحویل میں لیا تھا۔ اس کی مالیت پچاس لاکھ روپے نہیں بلکہ تقریباً چھ لاکھ روپے ہے آپ نے کہا کہ حکومت اس فنڈ کو واگزار کرنے کے سلسلہ میں قانونی صورت حال پر غور کر رہی ہے۔

برطانوی یورپی منڈی میں ضرور شریک ہوگا

لندن ۱۶ ستمبر پاکستان کے صدر محمد ایوب خاں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اب برطانیہ کے لئے یورپی مشترکہ منڈی میں شمولیت کے سوا اور کوئی متبادل راستہ نہیں۔ صدر ایوب سے ایک ریڈیو انٹرویو میں پوچھا گیا تھا کہ کیا آپ کے خیال میں برطانیہ نے یورپی مشترکہ منڈی سے اشتراک کی بات چیت میں دولت مشترکہ کے موقف کی وکالت پوری مضبوطی سے نہیں کی اس کے جواب میں صدر ایوب نے کہا میرے خیال میں برطانوی حکام اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں اور ایک سوال کے جواب میں یورپی مشترکہ منڈی اور دولت مشترکہ کے متعلق صدر ایوب نے اپنی تجویز کی مزید وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ یورپی ملکوں کو دنیا کے دوسرے ملکوں سے بھی تجارت کرنی ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا وہ ایسی شرائط پر تجارت کرنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں جنہیں فریقین اپنے اپنے نکتہ نظر سے مفید اور نفع بخش سمجھیں۔

دفتر لجنہ مرکزیہ میں ایک کلرک کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے لئے ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ جو میٹرک پاس ہو۔

درخواستیں میرے نام ۲۵ ستمبر تک آ جائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترمہ امۃ الباری صاحبہ ربوہ بنت مکرم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان نے امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ اے (اردو) کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا ہے۔ انہوں نے فرسٹ ڈویژن میں ۲۵۲ نمبر لئے اور پنجاب یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے اور انکے خاندان کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵